سوال

(104) ولدالزنا کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ولدالزنا کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولدالزنا کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث وارد نہیں ہے، بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ امامت کے قابل ((أقرأهم لکتاب اللہ)) [1] [لوگوں میں سب سے زیادہ قرآنِ کریم کو پڑھنے والا] ہے تو اگر ولدالزنا میں اس بات کی صلاحیت ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، اس کے ولدالزنا ہونے سے اس کے حق میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ بخاری شریف (پارہ سوم، ص: ۳۸٦ و ۳۸۷ مطبوعہ انصاری) میں ہے: ''باب إمامة العبد والمولیٰ وولد البغی، لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یؤمهم أقرأهم لکتاب اللہ'' انتهی ملخصاً [عبد، مولی اور ولدِ زنا کی امامت کا باب، کیونکہ نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ان کی امامت وہ کرائے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو] فتح الباری (ص: ۳۸۷ مطبوعہ انصاری دہلی) میں ہے: ''قوله: وولد البغی أي الزانية'' انتهی [ان کے قول ''ولد البغی'' کا مطلب ہے زانیہ عورت کا بیٹا] نیز فتح الباری میں ہے:

''قوله: لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ((یؤمهم أقرأهم لکتاب اللہ)) أي فکل من اتصف بذلک جازت إمامته، من عبد، وصبی، وغیرهما، وهذا طرف من حدیث أبی مسعود۔۔۔ وقد أخرجه مسلم وأصحاب السنن بلفظ: ((یؤم القوم أقرأهم لکتاب اللہ)) الحدیث'' [2]

[ان کا یہ قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے ''ان کی امامت وہ کروائے جو لوگوں میں زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی اس وصف کے ساتھ متصف ہوگا، اس کی امامت جائز ہے، خواہ وہ غلام ہو یا بچہ یا ان کے سوا کوئی دوسرا۔ یہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جسے امام مسلم اور اصحابِ سنن نے یوں روایت کیا ہے کہ قوم کی امامت وہ کروائے جو لوگوں میں زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو]

وعبارة مسلم هکذا: ''حدثنا أبو بکر بن أبی شیبة وأبو سعید الأشج، کلاهما عن أبی خالد، قال أبو بکر: حدثنا أبو خالد الأحمر عن الأعمش عن إسماعیل بن رجاء عن أوس بن ضمعج عن أبی مسعود الأنصاري قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یؤم القوم أقرأهم لکتاب اللہ، فإن کانوا فی القراءة سواء، فأعلمهم بالسنة، فإن کانوا فی السنة سواء، فأقدمهم هجرة، فإن کانوا فی الهجرة سواء فأقدمهم سلما، ولا یؤمن الرجل الرجلَ فی سلطانه، ولا یقعد فی بیته علی تکرمته إلا بإذنه)) قال الأشج فی روایته مکان سلما: سنا''

[صحیح مسلم میں اس حدیث کی عبارت اس طرح ہے: ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید الاشج نے بیان کیا، ان دونوں نے ابو خالد سے روایت کیا، ابو بکر نے کہا کہ ہمیں ابو خالد

الاحمر نے اعمش سے روایت کیا، انھوں نے اسماعیل بن رجاء سے، انھوں نے اوس بن سمعج سے، انھوں نے ابو مسعود انصاری سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کروائے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو، پھر اگر وہ قرآن پڑھنے میں برابر ہوں تو وہ امامت کروائے جو لوگوں میں زیادہ سنت کا علم رکھنے والا ہو، پھر اگر وہ علمِ سنت میں برابر ہوں تو وہ جو ہجرت میں مقدم ہو، پھر اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ جو اسلام قبول کرنے میں مقدم ہو۔ کوئی آدمی دوسرے کی حکومت (سربراہی) کی جگہ میں امامت نہ کرائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی خاص مسند ہی پر بیٹھے (جو اس کی عزت کی جگہ ہو) الایہ کہ وہ اجازت دے۔ الاشج نے اپنی روایت میں ''سلما'' [اسلام] کی جگہ ''سنا'' [عمر] کا لفظ ذکر کیا ہے۔

---

[1] فتح الباري (١٨٦/٢)

[2] فتح الباري (٦/١٨٦)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 231

محدث فتویٰ